۱۹۔ میرا مسرّت بخش اسکول

بتائیے تو بھلا

ہنستے کھیلتے پڑھنے والے کچھ بچوں کی تصویریں اوپر دی ہوئی ہیں۔

- آپ کو ان میں سے کون سی تصویر سب سے زیادہ پسند آئی؟
- وہی تصویر سب سے زیادہ کیوں پسند آئی؟

اسکول میں ہم تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں۔ اس دوران بہت سارے دوست اور سہیلیاں بنتی ہیں۔ ہم ایک دوسرے کی مدد سے پڑھائی کرتے ہیں۔ پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیلتے بھی ہیں۔ ایک ساتھ ٹفن کھاتے ہیں، اسکول کی ثقافتی تقریبات میں حصّہ لیتے ہیں۔ سیر کے لیے جاتے ہیں۔ جماعت کو صاف ستھرا رکھنا اور اسے سجانا ہمیں پسند ہے۔ ایسے کئی کام ہم ایک ساتھ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ کوئی بھی کام کرنے میں لطف آتا ہے۔ جماعت کے ہر بچّے کو پڑھائی میں لطف آئے اس کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

آ ہا.... میرے نام بھی خط آیا!

یہ کہانی ضلع رتنا گری کے کولوَلی گاؤں کی ہے۔

اُستاد بچّوں کو ڈاک کا نظام سمجھانے کے لیے ڈاک خانہ لے گئے۔ انھوں نے بچّوں کو ڈاک کی تمام معلومات دی۔ اس کام کا بچّوں کو عملی تجربہ حاصل ہونے کے لیے انھوں نے ایک مذاق کیا۔ تمام بچّوں کے نام انھوں نے ایک ایک خط بھیجا۔ اس خط میں اس طالب علم کی تعلیمی ترقّی، کھیل میں ترقّی، مزاج، پسند ناپسند کے تعلّق سے معلومات دی۔ اپنے نام خط دیکھ کر بچّوں کو بڑی خوشی ہوئی۔ ''آ ہا.... میرے نام بھی خط آیا!'' ایسا کہتے ہوئے وہ سب کو خط بتانے لگے۔ ان میں سے کچھ بچّوں نے اُستاد کے خط کا جواب بھی بھیجا۔ دیوالی پر تمام طلبہ نے مل کر اُستاد کو تہنیتی خط بھیجا۔ کچھ دنوں بعد اُستاد نے بچّوں کو سکھایا کہ ای-میل سے خط کس طرح بھیجا جاتا ہے۔ اُستاد کے ذریعے بھیجے گئے ایک خط کی وجہ سے بچّوں میں نیا جوش پیدا ہوا۔ بچّوں کا اسکول مسرّت بخش اسکول بن گیا۔

آئیے یہ کر کے دیکھیں

- جماعت کے لڑکے لڑکیوں کا تین پیروں کی دوڑ کا مقابلہ منعقد کیجیے۔
- کچھ جوڑیاں بغیر گرے بغیر لڑکھڑائے آخر تک کیوں دوڑ سکیں؟
- دوڑتے ہوئے کچھ جوڑیاں کیوں گر گئیں؟

ایک دوسرے کی مدد کریں تو کوئی بھی کام کامیابی سے کیا جاسکتا ہے۔ کام کرنے میں لطف آتا ہے۔ ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لیے ایک دوسرے کی ضرورت اور مسائل سمجھنا ضروری ہے۔

کیا آپ اپنے اسکول کے لڑکے-لڑکیوں کی ضرورتیں اور مسائل جانتے ہیں؟ آپ کی جماعت میں کسی لڑکے یا لڑکی نے نیا داخلہ لیا ہوگا۔ کوئی والدین سے دور رہ کر تعلیم حاصل کر رہا ہوگا۔ کوئی گھر میں مختلف زبان بولتا ہوگا۔ کسی کو مدد کرنے کے لیے بہن یا بھائی ہوتے ہیں تو کسی کو نہیں ہوتے ہیں۔ مختلف وجوہات کی بنا پر ہر ایک کی ضرورتیں مختلف ہوتی ہیں۔ ان ضرورتوں کو سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

اسکول میں ہمیں مختلف لڑکے لڑکیاں ملتی ہیں۔ ہم میں سے چند لوگوں کو نظر نہیں آتا یا سنائی نہیں دیتا۔ کچھ دوست/سہیلیاں آسانی سے چل نہیں سکتیں۔ اپنے ایسے دوستوں/سہیلیوں کی ضرورتیں ہم سے مختلف اور خاص ہوتی ہیں۔ ان کے ساتھ رہنے سے ہی ہم ان کی ضرورتوں کو سمجھنے لگتے ہیں۔

بتائیے تو بھلا

- کیا آپ کے آس پاس نابینا یا گونگے بہرے بچّے رہتے ہیں؟
- کیا وہ بچّے اسکول میں آتے ہیں؟
- آپ جب پہلی جماعت میں تھے تب آپ کی جماعت میں کتنے لڑکے/لڑکیاں تھیں؟
- اب آپ کی جماعت میں کتنے لڑکے/لڑکیاں ہیں؟

ہر لڑکے-لڑکی کو اسکول میں پڑھنے کا لطف ملنا چاہیے۔ مخصوص ضرورتیں رکھنے والے سبھی کو تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔ کئی والدین مخصوص ضرورتیں رکھنے والے اپنے بچوں کو سخت پابندی سے اسکول بھیجتے ہیں۔ حکومت بھی ایسے طلبہ کے لیے مختلف منصوبے عمل میں لاتی ہے۔ آپ کے علم میں اگر مخصوص ضرورتیں رکھنے والے لڑکے-لڑکیاں ہوں تو سرکاری منصوبوں کے تعلّق سے خاص طور پر ان کے والدین اور اساتذہ کو بتائیے۔ وہ بھی ایسے لڑکے-لڑکیوں کی اسکول جانے کے لیے ہمّت افزائی کریں گے۔

لڑکیوں کی تعلیم کے لیے حکومت نے کئی سہولتیں مہیّا کر رکھی ہیں۔ کئی سرپرست کوشش کرتے ہیں کہ لڑکی بھی تعلیم حاصل کرے لیکن کبھی کبھی چھوٹے بہن بھائیوں کو سنبھالنا، پانی بھرنا، گھر کے کام وغیرہ لڑکیوں کو سونپے جاتے ہیں۔ اس لیے ان کی تعلیم میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے یا تعلیمی سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسی یا کسی اور وجہ سے لڑکی کی تعلیم کا سلسلہ ٹوٹنا نہیں چاہیے۔ لڑکیوں کو بھی تعلیم کی مسرّت حاصل ہونی چاہیے۔

آیئے یہ کر کے دیکھیں

- معلوم کیجیے کہ آپ کی جماعت کے بچّے اپنے گھر میں والدین سے کون سی زبان میں بات چیت کرتے ہیں۔

اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کی زبان ایک ہی ہو تب بھی ہم گھر میں اپنی مادری زبان استعمال کرتے ہیں۔ چند بچّوں کی مادری زبان گجراتی ہوتی ہے تو چند کی تیلگو۔ کچھ لوگ گھر میں ہندی بولتے ہیں اور کچھ لوگ کنڑ بولتے ہیں۔مختلف مادری زبان بولنے والے دوست ہمیں اسکول کی وجہ سے ملتے ہیں۔

اسکول میں ہم سب یونیفارم پہن کر آتے ہیں لیکن جس دن یونیفارم کی بجائے ہم کو اپنی پسند کے کپڑے پہننے ہوتے ہیں تب جماعت کیسی رنگ برنگی نظر آتی ہے۔ ہماری جماعت میں تنوّع ہے اسی لیے لطف ہے۔ ہماری رسم و رواج، زبان، کھانے کی عادتیں مختلف ہونے کے باوجود انسان ہونے کے ناتے ہم سب ایک جیسے ہی ہیں۔ ہم جب اپنے آپسی تنوّع کا احترام کرتے ہیں، ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں تب ہمیں اسکول میں بہت لطف آتا ہے اور اسکول مسرّت بخش ہو جاتا ہے۔

کیا کریں گے بھلا

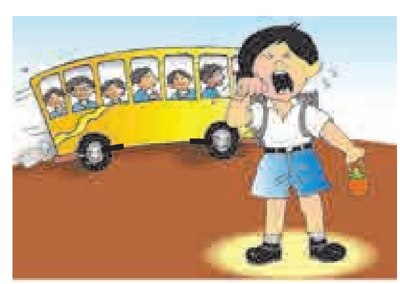

ببلو اور پنکی کو نرسری میں داخلہ ملا۔ ان کو اسکول لے جانے کے لیے بس آتی ہے لیکن وہ اسکول جانا نہیں چاہتے ہیں۔ اس لیے وہ روز روتے ہیں۔ آپ ان کو کس طرح سمجھائیں گے کہ اسکول کیوں جانا چاہیے؟

ہم نے کیا سیکھا؟

- ⌘ اسکول کی وجہ سے ہم کو مختلف دوست اور سہیلیاں ملتی ہیں۔
- ⌘ اسکول کی وجہ سے ہمیں ہمارے ملک کے تنوّع کی پہچان ہوتی ہے۔
- ⌘ ہر لڑکے اور لڑکی کو اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کا لطف ملنا چاہیے۔
- ⌘ ہر لڑکے-لڑکی اور مخصوص ضرورتیں رکھنے والے بچوں کو بھی تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔
- ⌘ ایک دوسرے کی مدد کرنا اور ایک دوسرے سے مدد لینا سیکھنے سے تعلیم میں لطف آتا ہے۔

مشق

(الف) دو تین جملوں میں جواب لکھیے۔

(۱) اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ہم اور کون کون سے کام کرتے ہیں؟

(۲) تعلیم میں لطف کس وجہ سے بڑھتا ہے؟

(ب) خالی جگہ پُر کیجیے۔

(۱) ایک دوسرے کی .... کریں تو کوئی بھی کام کامیابی سے کیا جاسکتا ہے۔

(۲) ہر.....................کو اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کا لطف ملنا چاہیے۔

سرگرمی

- اسکول کی ثقافتی تقریب میں مختلف لباس پہن کر حصّہ لیجیے۔
- ’مجھے پانی دیجیے‘ یہ جملہ مختلف مادری زبان والے دوستوں کی مدد سے ان زبانوں میں اپنی بیاض میں لکھیے۔
- کسی دوسرے شہر سے آئے ہوئے ایک لڑکے کا اپنی جماعت میں نیا داخلہ ہوا ہے۔ اس سے اس کے پرانے اسکول کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

***

H1L4FD